

شذرات

اِفاداتِ علامہ عبید اللہ سندھیؒ

ایک تاریخی دستاویز

اسلام کی بنیادیں | بنی الاسلام علی خمسۃ (پنج ارکان) یہ نفس اسلام نہیں ہیں۔ لیکن ہم ان کو اسلام کے تمہید مانتے ہیں جیسے کہ سیاسی پارٹی میں شامل ہونے کے لئے چند شرطیں عائد کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ وہ شرطیں یا قواعد غن کی مشق کوئی پڑتی ہے ان کی مشق نہ کرے پارٹی میں شامل نہیں ہو سکتا یا فوجی کمپنی میں نہیں لیا جاتا۔ اسی طرح اسلام کے لئے یہ چند شرطیں اور بنیادیں ضروری ہیں۔ ان بنیادوں پر اسلام کی عمارت ٹھہرائی جائے گی اس درجے کی کیفیت نہایت اہم ہے یہ دی درجہ ہے جسے پرائمری ایجوکیشن کہتے ہیں اور یہ لازم یا جبری ہونی چاہئے اعلیٰ تعلیم جبری نہیں ہوتی وہ استحضاد کے مطابق انسان خود اپنے لئے منتخبین کے لکھتا ہے مگر ابتدائی تعلیم جبراً دی جاتی ہے اس کا فلسفہ یہ ہے کہ یہ ابتدائی باتیں بنیادی بتائی جائیں یہ مستقل فن ہے۔

ایک کنڈرگارٹن کا ماسٹر ہے وہ دوسری چیزیں نہیں جانتا وہ حساب ہانتا ہے یہی چیزیں پھیلا کر بیٹھ جاتا ہے اسی طرح علماء کا عظیم الشان طبقہ ہے جو ان چیزوں کو پھیلاتا ہے وہ بڑے آدمی ہیں اور نہایت ضروری بھی لیکن یہ سمجھنا کہ اسلام ان ہی پر منحصر ہے یا ختم ہو گیا۔ یہ غلطی ہے اتنا اسلام عوام کا اسلام ہے۔

ہمارا اسلام ہے کہ پیسہ قوی اور پھر اس کے بعد بین الاقوامی حکومت قائم کرنا اور یہ دونوں چیزیں قرآن

کے حکم کے مطابق ہوں یہ ہے ہمارا اسلام!

قوم کا مفہوم | یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ قوم کا ترجمہ کیا ہے؟ چند واقف لوگوں نے اسلامی تعلیم کو قوم کا ہم معنی لایا ہے ہم اسے غلط سمجھتے ہیں مگر آج بحث نہیں کرنا۔ قوم کا ترجمہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ ایک مخصوص خطہ ارضی کی آبادی جس کی آب و ہوا اور باقی ضروری اشیا قریب قریب ایک ہوں وہ انسان کے

مجموعے کو خالص رنگ دے دیتی ہیں۔ وہ خصوصی رنگ جہاں نمایاں ہوتا ہے زبان ہوتی ہے اس کی تہ میں طبعی تفکر () ہوتی ہے یہ زبان کا بطن ہے جب کہا جاتا ہے کہ قوم زبان سے بنتی ہے تو اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ خاص سائنس کالوجی سے تیار ہوتی ہے پھر اس میں معاشرت کی جو ضرورتیں ہیں ان میں ایک خاص شان ہوتا ہے وہ آپس میں ایک خاص طریقے سے ملتے جلتے ہیں اور جدا ہوتے ہیں محبت و عداوت کا ایک طریقہ ہے۔ ان کے قریب دوسرے خطے میں ان کا ان معاملات میں رنگ اور ہے اس کے ساتھ ان کی معاشی چیزوں میں بھی اشتراک ہوتا ہے یعنی طبیعت اور فکر کے مطابق مختلف رنگ و رنگوں اور کھانے پکانے کی ترکیبیں دے دیں۔ یہ ہوتا ہے، لیکن چیز یہ ہوتی ہے کہ وہ چیزیں سب کو عام ملتی ہیں مثلاً سمندر کے کنارے رہنے والے لوگوں کو مچھلی زیادہ ملتی ہے اور گیٹان میں رہنے والوں کو جانور دن کا شکار کرنا پڑتا ہے۔

ملک کا معنی | خلاصہ یہ ہے کہ وہ خطہ زمین جو لوگوں کو ایک زبان ایک سائنس کالوجی ایک خاص قسم کی معاشرت اور ایک خاص معاش دیتا ہے۔ اسے ایک قوم کہتے ہیں اور اس کی مسکونہ زمین کو ایک ملک کہتے ہیں، اس کی حکومت کو ایک سٹیٹ کہیں گے، یہ انسانیت کی ایک اکائی ہے۔

منہب کا مفہوم | اس کی اجتماعی قوت میں ایک عمومی انسانی فکر داخل ہے اسے ہم مذہب کہتے ہیں انسانیت کی تحلیل کرنے سے چند عقائد معلوم ہوتے ہیں جو انسانیت کو عام طور پر اپنی اصلیت پر قائم رکھتے ہیں اور چند اخلاق ہوتے ہیں جو انسانیت کی ضرورت کو پورا کرنے میں معاون ہیں ان اعتقادات اور اخلاق کے مجموعے کو ہم مذہب سے تعبیر کرتے ہیں

انسانیت کے درجے | ہم چاہتے ہیں کہ ہر ایک قوم انسانیت کے بلند نصب العین پر پہنچ جائے،

اس لئے ہر ایک قوم میں انسانوں کے تین درجے ہو جائیں گے (۱) اعلیٰ (۲) متوسط (۳) اور ادنیٰ۔

دینی اور لادینی قوم | اگر اس قوم کی لیڈر شپ اول الذکر دو حلقوں کے ہاتھ میں ہے تو اس قوم کو مذہبی قوم کہتے ہیں اور اگر پہلا طبقہ چھوڑ کر دوسرے اور تیسرے کے ہاتھ میں لیڈر شپ بجاتی ہے تو اسے ہم لادینی قوم کہیں گے۔

قومی سٹیٹ | ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہم جو زبان بولتے ہیں اس زبان کے بولنے والی قوم کی حکومت اس کے ہاتھ میں ہو۔ اور اسے سٹیٹ مانا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اس زبان میں قرآن کی تعلیمات اس طرح شائع ہو جائیں کہ انسانیت کا جو درجہ قرآن کو ضروری قرار دیتا ہے یہ ہماری قوم میں پیدا ہو جائے۔

بین الاقوامی رشتہ داری

اس کے بعد ہم ان تمام قوموں سے بین الاقوامی رشتہ داری قائم کرنا ضروری سمجھتے ہیں جنہوں نے قرآن کی انسانیت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس مجموعے کو ہم انسانیت عامہ میں اول درجے پر رکھنا چاہتے ہیں اور قرآن اور دوسرے ادیان نے قوموں میں قوی انسانیت پیدا کی ہے ان کو قرآن کے پیدا کردہ بین الاقوامی مجموعے کے ساتھ دوسرے دوہرہ پر رکھنا چاہتے ہیں اور اس سارے مجموعہ انسانیت میں جو اس قدر مشترک ہوں گے ان پر ہم عام انسانیت کی تربیت کرنا ضروری سمجھتے اور اس عمومی فکر پر ہی ہماری جنگوں کا خاتمہ ہوگا۔

دیہات میں (۱) علم (۲) صحت (۳) خوراک اور (۴) کپڑا پہننا ڈ، جب لوگ لکھنے پڑھنے کے قابل ہو جائیں تو انہیں قرآن کی تعلیم دی جائے۔ قومیت کی تعمیر ان اسباب سے کی جائے، جن سے قومیں بنتی ہیں مذہب اس کے ذیل میں جزئی حیثیت سے اپنے مقام پر رہے گا۔

قومیں دو قسم کی ہیں (۱) دینی (۲) لادینی

دینی قوموں میں مسلمانوں کے علاوہ اور بھی ہیں۔

لادینی قوموں کا اجتماع یورپ میں اب زور سے ہو رہا ہے

ہماری خواہش یہ ہے کہ دینی قوموں کا اجتماع بھی ہو۔ یعنی مسلمان اور دوسری دینی قومیں مل جائیں، اگر ایسا ہو جائے تو لادینی پر دو گرام سب کا سب تباہ ہو جائے یا دوسرے درجہ پر آجائے۔ اس دینی اجتماع کے لئے بھی شاہ صاحب کے فلسفے کے سوا کوئی اور مقام اتصال نہیں ہے اس لئے ہم لاہور کو مسلمان نوجوانوں کا مرکز قرار دیتے ہیں۔ لاہور کی مرکزیت دہلی کی طاقت انتقال سے ہوئی ہے۔ انگریزی عہد میں مطلب کو سمجھنے کے لئے دہلی اور لاہور کو ایک سمجھنا چاہئے۔ اس کے تین فائدے ہیں۔

(۱) ہمارا دین محفوظ ہو جائے گا۔

(۲) دوسرے دینی گردنوں کو ہم اپنے لئے آئیں گے۔

(۳) اور لادینی گردہ کا موثر مقابلہ کر سکیں۔